# رمضان المبارک کے روزے کس پر فرض ہیں؟

## ﴿ على من يجب صوم رمضان؟ ﴾

[ أردو- الأردية – Urdu]

فتوی

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعه

شفيق الرحمن ضياء الله مد نی

ناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

# ﴿ على من يجب صوم رمضان ؟ ﴾

(باللغة الأردية)

فتوى

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة
شفيق الرحمن ضياء الله المد ني

الناشر

2010 - 1431
islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## رمضان المبارک کے روزے کس شخص پرفرض ہیں ؟

الحمد للہ

جس شخص میں بھی پانچ شرطیں پائی جائیں اس پر روزے فرض ہیں :

پہلی :

وہ شخص مسلمان ہو -

دوسری :

مکلف ہو -

تیسری :

روزہ رکھنے پرقادر ہو -

چوتھی :

مقیم ہو -

پانچویں :

اس میں کوئی مانع نہ پایا جائے -

مندرجہ بالا پانچ شروط جب بھی کسی شخص میں پائی جائیں اس پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہوں گے -

پہلی شرط کی وجہ سے کافر روزہ رکھنے کے حکم سے خارج ہے کیونکہ اس پر روزہ رکھنا لازم نہیں اورنہ ہی اس کا روزہ رکھنا صحیح ہے ، اوراگر وہ مسلمان ہوجائے تو اسے روزہ قضاء کرنے کو نہیں کہا جائے گا -

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

" ان کے نفقات کے قبول نہ ہونے کے اس کے علاوہ اورکوئي سبب نہیں کہ انہوں نے اللہ تعالی اوراس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اورنماز کے لیے بھی بڑی سستی اورکاہلی سے آتے ہیں اور برے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں " التوبۃ ( ٥٤)

جب ان کے کفر کی وجہ سے ان کے نفقات قبول نہیں توپھر خاص عبادات تو بدرجہ اولی قبول نہیں ہونگی -

اوراسلام میں داخل ہونے سے قبل والے روزوں کی قضاء ادا نہیں کریں گے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

" آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ اپنے کفرسے باز آجائیں توان کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے " (٣٨) سورۃ الأنفال

اورنبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ جوشخص بھی مسلمان ہوا آپ نے ان کے کفر کی حالت میں رہ جانے والے واجبات کی ادائیگي کا کبھی حکم نہیں دیا -

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ :

آیا کافرجب وہ مسلمان نہ ہوتواس کو روزے نہ رکھنے پر آخرت میں سزا دی جائے گی ؟

تواس کاجواب یہ ہے کہ :

جی ہاں اسے روزہ ترك کرنے اسی طرح تمام واجبات کوترک کرنے پرسزا دی جائے گی ، کیونکہ جب مسلمان جو کہ اللہ تعالی کا مطیع اورشریعت اسلامیہ کے احکام پر التزام کرنے کا پاپند ہونے والا شخص اس کے ترک کرنے پر سزا کا مستحق ہے تو کافرجو کہ ایک متکبر ہے کو بدرجہ اولی سزا ملے گی -

اورپھردوسری بات یہ بھی ہے کہ جب کافر کو ان دنیاوی نعمتوں جن میں کھانا پینا اورلباس وغیرہ شامل ہے سے نفع اٹھانے کی بنا پر عذاب دیا جائے گا توحرام کام کے ارتکاب اورواجبات کو ترک کرنے پر بالاولی سزا دی جائےگی ، یہ توقیاس تھا اوراس کی دلیل بھی قرآن مجید میں موجود ہے :

اللہ تعالی نے مجرموں سے اصحاب یمین کا سوال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

" تمہیں جھنم میں کس چیز نے لاڈالا ؟ انہوں نے کہا ہم نہ تو نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے ، اورہم بحث کرنے والے انکاریوں کے ساتھ مل کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے ، اورقیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے " المدثر ( ٤٢ - ٤٦ ) -

توان چار چیزوں نے انہیں جھنم میں داخل کیا وہ یہ ہیں :

پہلی چیز نماز ہے " ہم نماز نہیں پڑھتے تھے "

دوسری زکاۃ ہے : " ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے"

تیسری : اللہ تعالی کی آیات سے استھزاء اورمذاق" ہم بحث کرنے والے انکاریوں کے ساتھ مل کر بحث مباحثہ کرتے تھے"

چوتھی : روزقیامت کی تکذیب : " اورہم روزقیامت کو جھٹلاتے تھے " -

دوسری شرط :

مکلف ہو - مکلف وہ ہوتا ہے جو عاقل اوربالغ ہو ، کیونکہ بچہ اور مجنـون مکلـف نہیں ، تین اشیاء میں سے کسی ایک کے بھی پائے جانے پر بلوغت حاصل ہوجاتی ہے اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( ٢٠٤٧٥ ) کے جواب کا مطالعہ کریں -

اورعاقل وہ ہے جومجنون نہ ہو یعنی اس کی عقل صحیح ہو بے عقل نہ ہـو ، اس لیـے جوبھی بے عقل ہے وہ مکلف نہیں اوراس پر دین کے واجبـات و فـرائض نمـاز ، روزہ وغیرہ کوئی بھی چیز واجب نہیں ہے -

تیسری شرط :

اسے قادر ہونا چاہیے :

یعنی وہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو ، اوروہ شخص جـوروزہ رکھـنے سـے عاجـز ہے اس پر کوئی روزہ نہیں لیکن وہ اس کی قضاء کرے گا -

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

" ہاں جوبیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے " -

لیکن یہ عجز اورقدرت نہ رکھنا دوقسموں میں تقسیم ہوتا ہے :

دائمی اورمستقل عاجز ، اورغیرمستقل عاجز -

مندرجہ بالا آیت میں غیرمستقل عاجـز کا بیـان ہـے ، ( مـثلا وہ مـریض جـس کـے شفایاب ہونے کی امید ہو یا مسافر توان کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن وہ فوت شدہ روزے بعد میں رکھیں گے ) -

دائمی اورمستقل عاجز : ( مثلا وہ مریض جس کے شفا یابابی کی کوئي امید نہیں ، اور وہ بوڑھا جوروزے رکھنے سے عاجز ہو ) ان کا ذکر مندرجہ ذیل فرمـان بـاری تعـالی میں ہے :

"اوراس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں" (١٨٤) سورة البقرة

ابن عباس رضي الله تعالی عنہما اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

جب کوئی بوڑھا مرد اورعورت روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں تو ہر دن کے بدلے میں وہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں -

چوتھی شرط :

مقیم ہو -

اگر کوئی شخص مسافر ہو تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

" اورجومریض یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے"

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے ، اورمسافر کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ آسانی والا کام کرے اگر اس کے لیے روزہ رکھنے میں کوئي نقصان ہو تو روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

"اوراپنے آپ کو قتل نہ کرو یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ بڑا مہربان اوررحم کرنے والا ہے " -

اس آیت میں دلیل ہے کہ انسان کو جس میں نقصان ہو وہ اس کے لیے منع ہے ، آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر ( ٢٠١٦٥ ) کے جواب کا مطالعہ کریں -

اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ :

اس ضررکا پیمانہ کیا ہے جس کی وجہ سے روزہ رکھنا حرام ہے ؟

تواس کا جواب یہ ہے کہ :

اس کا ضرر حسی یا پھر خبر کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے ، حسی ضرر یہ ہے کہ مریض یہ محسوس کرے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کی بیماری میں اضافہ ہوگا اوراسے ضرور دے گا جس کی وجہ سے اس کی شفایابی میں دیر ہوگی -

خبرکے ذریعہ ضرر یہ ہےکہ کوئي ماہر ڈاکٹر اسے بتائے کہ اس کے لیے روزہ رکھنا ضرر کا باعث ہوگا -

پانچویں شرط :

اس شخص میں کوئی مانع نہ پایا جائے ، اوریہ صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہے ، اس لیے حائضہ اورنفاس والی عورت پر روزہ رکھنا لازم نہیں لیکن وہ بعد میں اس کی قضا کرے گی -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض یا نفاس آتا ہے نہ تو وہ روزہ رکھتی ہے اور نہ ہی نماز پڑھتی ہے ) -

اس لیے اس پر اس حالت میں روزہ رکھنا لازم نہیں اورعلماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر وہ رکھ بھی لے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، بلکہ اس پر اس کی قضاء ضروری ہے - واللہ اعلم . الاسلام سوال وجواب